www.emarsiya.com

حکومت اور حکمت

علی مرتضیٰؑ

اسلام ہے مزاج مشیت کی میم کا

انتساب

بصد احترام استاد سید توکل حسین نیئر مرحوم کے نام

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت اور حکمت

(۱)

اسلام ہے مزاج مشیت کی میم کا اسلام ہے ضمیر خبیر و علیم کا
اسلام ہے دماغ علی العظیم کا اسلام ہے نظام مُدبّر حکیم کا
عظمت کو اس کی زور نہ طاقت میں دیکھئے
اس کا علو تدبر و حکمت میں دیکھئے

(۲)

مبنی مناسبت پہ ہیں اس کی مشیتیں جیسے شعاع مہر و نمو کی حرارتیں
ظاہر نقاہتوں کی حقیقت شجاعتیں دم توڑتی ہیں اس کی مصالح سے قوتیں
جب مصلحت میں حق ہو تو قوت کی کیا بساط
حکمت کے آگے زور حکومت کی کیا بساط

(۳)

دادا گئے تھے زوجہ سدھاریں چچا گئے دارِ فنا سے سب سوئے دارِ بقا گئے
ماں باپ کے یتیم کو تنہا جو پا گئے کافر قبیلے قتلِ محمدؐ کو آ گئے
ہوتے ہی رات بیٹھ گئے گھر کو گھیر کر
پکڑے گی رات مہرِ منور کو گھیر کر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

تلوار سے جواب کی تھی گرچہ مقدرت ایک ایک فوج حمزہ و جعفر بہر جہت
کس سوُر کو علیؑ سے تھی تاب و مقاومت ہجرت میں دیکھی کچھ تو مشیت نے مصلحت
خالی جگہ نہ چھوڑی علیؑ کو سلا دیا
یاروں نے پھر بھی بھاگنے والا بنا دیا

(۵)

تلوار سے دیا نہیں تلوار کا جواب اسلام کیسے کعبے کی حرمت کرے خراب
تلوار پر چڑھا دی سلامت روی کی آب ہجرت کے باب میں تھا پیمبر کا انتخاب
کعبہ گھر امن کا ہے وہ گھر امن کا رہے
سہہ کر وطن کا ہجر مدینے میں جا رہے

(۶)

اب کفر سوچے مکے سے باہر لڑائی کی مانی نہ کوئی بات بھی صلح و صفائی کی
باہر تو کیا مدینے پہ جا کر چڑھائی کی وہ تو علیؑ تھے جان بچا لائے بھائی کی
سمجھے عدو اُحد میں ظفریاب ہو گئے
حامی اب اُن کے مل کے سب احزاب ہو گئے

(۷)

فرمایا ہاشمی اموی گھر کی جنگ تھی اسلام تو ہے مذہب امن وسلامتی
ترک وطن سے کاٹ دی ہم نے وہ شاخ بھی پھر بھی ہے ہم سے جنگ پہ دنیا تلی ہوئی
اب مور مار ہیں، انہیں پھر مور کیجئے
طاقت کے زور سے انہیں کمزور کیجئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

اب تک ہمیں لڑائی کا آیا نہ تھا خیال　　ہم چاہتے رہے، رہے امن و اماں بحال
یہ کفر سے تمام فریقوں کا اتصال　　اب تو دفاع سے نہیں رکنے کی یہ جدال
یہ آرزو نہیں کوئی فاتح ہمیں کہے
دنیا مگر نہ بعد میں جارح ہمیں کہے

(۹)

نصرانیوں یہ جان لو سن لو یہودیو　　جاہل سے ہاتھ ہی سے نہیں دل سے بھی ملو
اب ہم بھی اٹھ رہے ہیں شکایت نہ تم کو ہو　　لڑنے کے کچھ اصول چلو تم بھی سیکھ لو
نقصان اب اٹھاؤ کہ تم کامگار ہو
سود و زیاں کے اپنے تمہیں ذمہ دار ہو

(۱۰)

ان سیدھی سچی باتوں پہ دھرتا ہے کون کان　　ستر ہزار پر ابو سفیان کی کمان
سر جانے سر کی پاؤں نہ تھے زیرِ آسمان　　سوئے مدینہ بڑھ گیا لشکر دکھاتا شان
پہنچے تو راہِ شہر نہ کوئی کھلی ملی
چاروں طرف مدینے کے خندق کھدی ملی

(۱۱)

خندق وسیع جس کو کوئی کر سکے نہ پار　　وسعت نہ جس کی پائے کوئی جستِ راہوار
فوجی بجائے گھوڑوں کے ہرنوں کی لائیں ڈار　　کر دیں قلانچیں ان کی کنارے سے ہمکنار
لیکن جو ان شکاروں پہ فوجی سوار ہوں
ڈر ہے نہ ایک تیر سے دو دو شکار ہوں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

شب کو محاصرے میں لیا شہر پڑ گئے	بھیگی جو رات سردی بڑھی سب اکڑ گئے
مدنی نہ لڑنے کو ملے آپس میں لڑ گئے	پہلے ہی روز ہتھے سے ساتھی اکھڑ گئے
اپنے کئے کی لاج پہ لیکن اڑے رہے
گھر چھوڑے آسمان کے نیچے پڑے رہے

(۱۳)

اک روز آیا کفر کی باسی کڑھی میں جوش	دُھن ابن عبدود کو تھی اے صاحبان ہوش
دو پائے چار پائے مریں ہم رہیں خموش	گر نیست راہِ زیست' بہ راہِ اجل بکوش
خندق کو پھاندنے کی مہم تیز کیجئے
اب اٹھئے راہواروں کو مہمیز کیجئے

(۱۴)

غیرت جو آئی سب چلے گھوڑوں پہ بیٹھ کر	گھوڑے بدک بدک گئے خندق کے پاٹ پر
گھوڑا کوئی بڑھا تو بھڑکنے لگی نظر	ٹھیری نظر تو لوٹ کے دیکھا کدھر ہے گھر
اک کُلِّ کفر عَمرٗ تھا جو پار ہو گیا
ایمانِ کل کی ضرب سے فی النّار ہو گیا

(۱۵)

موسم کی سختیوں کی نہ برداشت تھی نہ تاب	بعد ابن عبدود کے یہ حالت ہوئی خراب
رات آئی تو فلک پہ نہ تارے نہ ماہتاب	پو پھٹنے پر پھٹک گئے میداں سے شیخ و شاب
احزاب جس طرف سے تھے آئے چلے گئے
عفریت کے مسان سے سائے چلے گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

احزاب سے تھے سارے مسلماں ڈرے ڈرے ٹکراؤ چھ ہزار کا ستر ہزار سے
یہ معجزہ بھی حکمتِ خندق کا دیکھئے اسلام فتحیاب ہوا بے لڑے ہوئے
جب مصلحت میں حق ہو تو قوت کی کیا بساط
حکمت کے آگے زورِ حکومت کی کیا بساط

(۱۷)

چھ سال لڑ کے مکی جو خاموش ہو گئے دل میں کہا حضور نے عمرہ تو کیجئے
قربانیوں کے اونٹ لئے اور چل پڑے تعداد میں ہزاروں کی اصحاب ساتھ تھے
نکلے بچاؤ کے لئے کفار ٹوک کر
پوچھا ارادہ مکہ سے باہر ہی روک کر

(۱۸)

ظاہر تو جنگ کے تھے صحابہ کے رنگ ڈھنگ دل لہریں لیتا رخ پہ مچلتی ہوئی امنگ
فتح و ظفر کی چرخ چہارم چڑھی ترنگ عمرے کے قصد سے نہ تھا مقصد نبی کا جنگ
صلح حدیبیہ پر کسے سوجھی دور کی
تھی شک کی انتہا پہ رسالت حضورؐ کی

(۱۹)

مدت سے بند ہموطنوں میں تھی بات چیت جب لڑ تھکے ملاپ بنی کافروں کی ریت
تھی نیو ہاری جنگ اٹھی صلح کی یہ بھیت اس صلح کو خدا نے کہا صاف صاف جیت
اس صلح نے مقدر مکہ بنا دیا
فتح مبیں نے کعبے کو کعبہ بنا دیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

مکے جو اس کے بعد دوبارہ گئے رسولؐ چمکی زمیں چٹان سے اڑ جائے جیسے دھول
برسا رہے تھے غیر بھی اپنائیت کے پھول کافر سماج نے کیا اسلام کو قبول
حل و حرم کو امن کا مسکن بنا دیا
دشمن کا گھر رسولؐ نے مامن بنا دیا

(۲۱)

مکے میں عام عفو کی شہرت ہوئی جو عام دشمن جو کل تھا آج نبیؐ کا ہوا غلام
حضرت پہ تاجدارئ عالم ہوئی تمام تلوار کا نہیں تھا کیا صلح نے جو کام
جب مصلحت میں حق ہو تو قوت کی کیا بساط
حکمت کے آگے زور حکومت کی کیا بساط

(۲۲)

دعوت سے ذوالعشیرہ کی سب کو یہ علم تھا کوئی نہیں نبیؐ کا خلیفہ علیؑ سوا
حج آخری نبیؐ کا وہ خطبہ غدیر کا اللہ تا علیؑ ہوا مولا کا سلسلہ
ہر امتی کے نفس پہ حاکم علیؑ ہوئے
گدی نشیں نبیؐ کے مگر امتی ہوئے

(۲۳)

عصمت سے ہٹ کے لاکھ بنا لو حکومتیں کرنا نہ پھر سوال کہ بیعت علیؑ کریں
عصمت نہ دے گی ہاتھ خطا کار ہاتھ میں بیعت کے حق میں پھر نہ روایت عبث ڈھلیں
کفِ علیؑ ہے کفِ محمدؐ یہ دھیاں رہے
کیا الٹا امتی کا نبیؐ کلمہ خواں رہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

مولائیت فقط نہ تھا جائے نبیؐ کا نام　　پیش نظر تھا ساری خدائی کا انتظام
مولائیت نظامِ الٰہی کا انصرام　　مولائیت چلائے جو اس بے جسد کے کام
بے شبہہ کن زبان ہلانے کا کام ہے
لیکن یہاں زبان نہیں ہے کلام ہے

(۲۵)

یہ رنگ و بو بہار میں کس گل کلی سے ہے　　دین محمدیؐ میں یہ بَل کس بلی سے ہے
مولائیت خدا کی خدا کے ولی سے ہے　　اللہ کا نظامِ خلافت علیؑ سے ہے
تبلیغی جانشین رسالت پناہ کا
پیدائشی زمیں پہ خلیفہ الٰہ کا

(۲۶)

کرنے کی تھی علیؑ کے نہ بیعت علیؑ نے کی　　خود نے تو کیا نہ اُن کے کسی بھی وصی نے کی
جنگ اور صلح حسب ضرورت سبھی نے کی　　مولا تھے سب نہ ترک ولایت کسی نے کی
بیعت طلب ہوں ان سے جو بھٹکے ہوں راہ کے
بک جائیں کس طرح سے خلیفے الٰہ کے

(۲۷)

پچیس سال اچھلا کیا سر سے سر پہ تاج　　مولائیت پہ گزرے صحابہ کے تین راج
دست خطا سے بچتی خلافت کی خاک لاج　　اسلام اور قتلِ خلیفہ کی احتیاج
کفار پر شدید نہ اسلام رہ گیا
مسلم کا مسلمین کشی کام رہ گیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

پہلی تھی مسلمین کشی کی وہ واردات قاتل سے عقد بیوۂ مقتول کی وہ رات
عدت بغیر شادی کی بیہودگی کی بات! ایسوں کے ہاتھ تصفیۂ قضیۂ زکوٰۃ
جن کے دماغ و دل میں نہ عصمت کا نام ہو
عصمت پہ اتہام فقط جن کا کام ہو

(۲۹)

وہ نشۂ اتہام چڑھائے جسے امل نعثل کو قتل کرنے پہ بی بی کا ہو عمل
لیکن رموزِ غیب کے دے جائے جب رمل حَواب کے کتے بھونکیں بپا ہو مگر جمل
معصوم اتہام سے محروم کیوں رہے
ہم ہی نہیں تو پھر کوئی معصوم کیوں رہے

(۳۰)

تھا اتہام قاتلِ عثمان ہیں علیؑ صفین بھی کڑی ہے اسی اتہام کی
نکلا تو انتقام کو شامی جغادری قرآن درمیاں دیا جاں تب کہیں بچی
جب مصلحت میں حق ہو تو قوت کی کیا بساط
حکمت کے آگے زورِ حکومت کی کیا بساط

(۳۱)

قرآن کے طفیل بچی جان تو مگر لڑتا ہی کیوں یقین جو ہوتا کتاب پر
سازش علیؑ کے قتل کی اشعث لعیں کے گھر کرتے تھے ملجم و ابو سفیان کے پسر
الفاظ تھے ادھر دہنِ بو ترابؑ میں
ہفتہ ابھی ہے ریش کو خوں سے خضاب میں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۲)

ماہ صیام کی تو یہ تھی بارہویں کی بات اک ہفتے بعد آئی جو اُنیسویں کی رات
کلثومؑ کے تھے میہماں مولائے کائنات پارہ تھا اضطراب کا ہر لحظۂ حیات
آنگن میں جاتے تھے کبھی حجرے میں آتے تھے
باقی ہے کتنی رات یہ فرماتے جاتے تھے

(۴۳)

کلثومؑ بولیں آج بہت بے قرار ہیں کیا کل کسی شدید مہم سے دوچار ہیں
یا پائے گل میں چبھنے کو گلشن میں خار ہیں وہ کون لوگ ہیں جو بڑے تیسمار ہیں
کس نے قدم بڑھائے ہیں جم کر اکھڑنے کو
مرحب سے بھی بڑا کوئی آیا ہے لڑنے کو

(۴۴)

بولے کہ مرحب آئے کہ ہو دوسرا کوئی تیرے پدر کو بیٹی ڈرائے گا کیا کوئی
ہے اس کا سامنا نہیں جس سے بڑا کوئی چارہ نہیں ہے جس کی حضوری سوا کوئی
پائی ہیں زندگی نے جو نعماتِ بیحساب
آمد رُکی چکانے ہیں اب خرچ کے حساب

(۴۵)

ناگہ فلک پہ رخصتِ شب کا ہوا سماں انجانے غم سے رات کا منہ تھا دھواں دھواں
اُٹھ کر علیؑ جو جانبِ مسجد ہوئے رواں تھامے عبا بطیں ہوئیں رقت سے نوحہ خواں
زنجیر در کھلی تو کمر سے لپٹ گئی
پٹ کھولے چول گھوم کے واپس پلٹ گئی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

سمجھا کے سب کو آپ نے دامن چھڑا لیا
مسجد پہنچ کے وقتِ اذانِ سحر ہوا
گلدستہ اذاں پہ گیا خویش مصطفےٰؐ
سن کر صدا یہ شہر کے ہر گھر میں تھی دعا
بجتا رہے جہاں میں یہی ساز حشر تک
قائم رہے الٰہی یہ آواز حشر تک

(۳۷)

محراب کی طرف جو چلے شاہ بحر و بر
اوندھا پڑا ہوا بن ملجم کو دیکھ کر
ٹھکرا کے بولے لیٹ نہ شیطاں کے طرز پر
اُٹھ کر وضو نماز کو چل ہو گئی سحر
راہ خدا میں یوں سوئے منزل علیؑ چلے
جیسے خدا کی سمت خدا کا ولی چلے

(۳۸)

سن کر اذاں شریک جماعت سبھی ہوئے
مرغوب تھی نماز جنہیں مقتدی ہوئے
حاضر جواں بھی پیر بھی اطفال بھی ہوئے
جو اہلِ زہد ہوئے متقی ہوئے
صف میں حسینؑ کو لئے حاضر ہوئے حسنؑ
مولا علیؑ امام مکبّر ہوئے حسنؑ

(۳۹)

ذکر خدا میں محو تھی مسجد کی جب فضا
تب اپنے کام میں بنِ ملجم لعیں لگا
کھمبوں میں چھپتا جانب محراب چل پڑا
رکعت میں پہلی آخری کھمبے پہ تھم گیا
رکعت تھی دوسری تو جماعت کھڑی ملی
دیوار آگے تھی نہ جگہ چھپنے کی ملی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

آخر ہوئی رکوع کی منزل پس قیام بعد رکوع جب گئے سجدے میں خاص و عام
تیزی سے آگیا پسِ منبر نمکحرام کھوئے ہوئے تھے سجدۂ آخر میں جب امام
اللہ سے علیؑ تو تھے راز و نیاز میں
ضربت لگائی سر پہ شقی نے نماز میں

(۴۱)

فزتُ و ربِّ کعبہ کہا سر پکڑلیا سجدے سے اٹھ کے بیٹھے مُصلے پہ مرتضیٰؑ
مسجد کی خاک سر پہ تھی لب پر یہ ورد تھا ہوں ملتِ رسولؐ پہ لبیک یا خدا
یہ تھی مہ صیام کی انیسویں سحر
مومن پہ حشر ڈھائے گی اکیسویں سحر

(۴۲)

لائی گئی گلیم لٹائے گئے علیؑ سورج جو نکلا اس سے لگے پوچھنے علیؑ
کر یاد کیا کبھی تجھے سوتے ملے علیؑ ملزم یہاں بندھا تھا کہیں اور تھے علیؑ
دیکھا کہ جیسے لائے لعیں کھینچتے ہوئے
بیٹی کے ہاتھ ہیں پسِ گردن بندھے ہوئے

(۴۳)

زینبؑ کا بھیجا دودھ کا پیالہ ملا وہاں قاتل کی دیکھی پیاس سے نکلی ہوئی زباں
پھرتی ہوئی لگیں علی اصغرؑ کی پتلیاں جیسے گلوئے خشک پہ ہو تیر بے اماں
چلو میں باپ قطرے لہو کے لئے ہوئے
ڈاڑھی خضاب بیٹے کے خوں سے کئے ہوئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

تھا غیر زخم سر سے تو مشکلکشا کا حال　　اس حال میں بھی آپ کو قاتل کا تھا خیال
پیاسا علیؑ کے آگے رہے کوئی کیا مجال　　بولے انہیں میں پیاسا ہے قاتل مرا نڈھال
اس کو پلا دو دودھ کہ جان آئے جان میں
دشمن کا ایسا دوست کوئی ہے جہان میں

(۴۵)

ایسے علیؑ سے کس کو بھلا ہوگی دشمنی　　یہ حسنِ اتفاق خلیفہ بھی تھے علیؑ
کچھ تھے علیؑ کے دوست خلافت کے لالچی　　ہو حرص اقتدار تو کیا نیکی کیا بدی
بچے انہیں علیؑ کے تھے جن پر تھی کربلا
پیاسوں کا بہہ رہا تھا لہو تر تھی کربلا

(۴۶)

تر کربلا تھی دشت میں بہتی رہی فرات　　او دھوپ میں تھا خیمۂ سلطانِ کائنات
بستر پہ یوں علیؑ نے کی دو روز کی حیات　　ہر دم تھے کربلا میں بدوش تصورات
عباسؑ کا ترائی میں لاشہ نظر میں تھا
میت جواں کی بوڑھے کا کاندھا نظر میں تھا

(۴۷)

دیکھا کہ ٹھہرا تیروں پہ سجدے میں ہے پسر　　دیکھا تڑپتی زہراؑ کی آغوش میں ہے سر
دیکھا کہ شمر بیٹھا ہے پیاسے کی پیٹھ پر　　شہ رگ سے کند دھار الجھنے لگی آثر
خنجر اُدھر پسر کی تو گردن پہ چل گیا
بسمل پدر کا گھٹ کے اِدھر دم نکل گیا

Scanned with CamScanner